مولانا قاری فیوض الرحمان ایم اے۔ گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد

حضرت مولانا سید احمد صاحب

۱۸۸۰ ـــــــــ ۱۹۵۰ء

پیدائش | آپ ۱۸۸۰ء میں تحصیل ایبٹ آباد کے ایک قصبہ " رجوعیہ " میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولانا میر احمد صاحبؒ رجوعیہ کی ایک مسجد محلہ " اسماعیل خیل " کے امام تھے۔

ابتدائی تعلیم | آپ کے والد نے اپنی بیماری میں آپ کو نصیحت کی کہ علم حاصل کرنے کے لئے چلے جاؤ۔ چنانچہ اپنے والد کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے آپ نے اس زمانہ کے رواج کے مطابق مختلف علماء سے علم دین حاصل کیا۔ آپ نے ہزارہ کے جن اساتذہ سے تعلیم حاصل کی تھی ان میں موضع "ڈھینڈہ" تحصیل ہری پور کے مولانا محمد معصومؒ بھی تھے۔ مولانا موصوف حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ بانی جامعہ اشرفیہ لاہور کے بھی استاذ تھے۔ تذکرہ حسن میں انہوں نے مولانا محمد معصوم صاحبؒ کا ذکر کیا ہے۔

مولانا محمد معصوم صاحبؒ سے آپ نے منطق اور فلسفہ کی کچھ کتابیں پڑھی تھیں۔ اس کے بعد آپ ہندوستان چلے گئے۔ اور وہاں مختلف مدارس میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔

مدرسہ مطلع العلوم کا قیام | مولانا سید احمد اور مولانا خلیل احمد دونوں نے مل کر ایک مدرسہ "مطلع العلوم" قائم کیا ریاست رامپور کے عربی مدارس میں مدرسہ عالیہ کے بعد اسی کا نمبر تھا۔ (اور اب بھی موجود ہے) مولانا خلیل احمد اس مدرسہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث تھے اور مولانا سید احمد اس مدرسہ کے نائب مہتمم اور صدر مدرس تھے۔ مولانا خلیل احمد کی وفات کے بعد آپ ہی اس مدرسہ کے مہتمم بھی رہے اور شیخ الحدیث بھی۔

آبائی وطن سے لگاؤ | آپ کو اپنے آبائی وطن "رجوعیہ" سے اتنا لگاؤ تھا کہ آپ ہمیشہ ماہ رمضان رجوعیہ میں آکر گذارتے تھے۔ اسی عرصۂ قیام کے دوران "باندی عطائی خان" میں مولانا محمد حلیم صاحب کے مدرسہ کے ممتحن ہونے کا فریضہ بھی انجام دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب

مدظلہ العالی[1] کی دعوت پر مدرسہ "رحمانیہ" ہری پور کے مہتمم بن کر بھی تشریف لائے تھے۔

جود و سخا | آپ کی طبیعت میں فیاضی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جب رجوعیہ آتے تو اپنے محلے کے تمام غریب لوگوں کی امداد کرتے۔ مسجد میں کوئی مسافر آتا تو اس کے لئے خود اپنے گھر سے کھانا پکوا کر لاتے۔ آپ رحمدلی اور تقویٰ میں ایک بے نظیر انسان تھے۔

سب سے کم تنخواہ | مدرسہ مطلع العلوم کے مہتمم اور شیخ الحدیث ---- کام سب سے زیادہ۔ لیکن تنخواہ سب سے کم لیتے تھے۔ بس گذارا الاؤنس ہی سمجھئے۔

مطلع العلوم سے لگاؤ | آپ تقسیم ملک سے کچھ پہلے رامپور سے رجوعیہ تشریف لے آئے تھے۔ آپ کو مدرسہ مطلع العلوم سے ایسا لگاؤ تھا کہ ۱۹۴۷ء کے فسادات کے دوران بھی اپنے آپ کو خطروں میں ڈال کر رجوعیہ سے ریاست رامپور جانے کا عزم کر لیا۔ اور بالآخر بمبئی، بڑودہ، ناگپور وغیرہ کے راستے رامپور پہنچے۔

واپسی اور انتقال | سنہ ۱۹۴۹ء میں آپ رامپور سے رجوعیہ تشریف لائے اور جون سنہ ۱۹۵۰ء میں اس دار فانی سے ہمیشہ کے لئے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اولاد | آپ کی دو صاحبزادیاں تھیں، جن میں سے بڑی قاضی عبدالقادر مرحوم ایڈوکیٹ ایبٹ آباد کے نکاح میں تھیں۔ دونوں میاں بیوی وفات پا چکے ہیں۔ ان کے چار بیٹے بقید حیات ہیں جو راولپنڈی میں مقیم ہیں۔

دوسری صاحبزادی زندہ ہیں اور مولانا عبدالشکور صاحب ایم اے (گولڈ میڈلسٹ) فاضل دیوبند کی اہلیہ ہیں۔ ان سے چھوٹے امجد حسن ہیں۔ یہ مدرسہ عالیہ رامپور کے فارغ التحصیل بھی ہیں اور الٰہ آباد یونیورسٹی کے "فاضل ادب" بھی۔ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کے امتحان میں بھی اوّل آئے تھے۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں سنہ ۱۹۵۵ء تا سنہ ۱۹۵۹ء شعبۂ فارسی و عربی کے ناظم بھی رہ چکے ہیں ---- سنہ ۱۹۶۰ء میں وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مصر گئے تھے۔ اب بھی وہیں ہیں۔ اور قاہرہ یونیورسٹی میں اردو زبان کے لیکچرر ہیں۔

---

[1] آجکل مولانا خلیل الرحمٰن صاحب مدرسہ احمد المدارس سکندر پور ہری پور میں شیخ الحدیث ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب (اکوڑہ خٹک) دامت برکاتہم کے دیوبند کے ساتھی ہیں۔ پرانے بزرگوں کی یادگار ہیں۔ نہایت ہی معمولی وظیفہ پر اس مدرسہ کی رونق کو چار چاند لگائے ہوئے ہیں۔ اللہ قبول فرمائے۔ (ن)